السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد کے امام عرصہ دراز سے امامت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، اب وہ معذورہوچکے ہیں اور کرسی پربیٹھ کر جماعت کراتے ہیں منصب کوکسی صورت میں چھوڑنے پر تیار نہیں ہیں ہم نے ان کی جگہ پرایک اورامام کا بندوبست بھی کیا ہے لیکن پھر بھی مصلیٰ چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہیں کچھ جماعتی احباب بھی اس قسم کی صورت حال سے اتفاق کرتے ہوئے اس ''معذور'' امام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے معذورامام کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے باقی حضرات کھڑے ہوکر نماز ادا کر رہے تھے۔ [صحیح بخاری، الاذان : ٦٨٣]

لیکن اس صورت حال پر استمرار اور دوام اچھا نہیں ہے، بہتر ہے کہ اہل جماعت اس معذور امام کا وظیفہ الگ سے مقرر کردیں جو ان کی سابقہ حق الخدمت کے طور پر جاری رہے اورامامت کے لئے کسی اور صحت مند امام کا بندوبست کریں۔ اس امام کو بھی چاہیے کہ وہ اس قدر طمع اورلالچ نہ کرے بلکہ ازخود اس منصب سے دستبردار ہوجائے، اہل جماعت اتفاق کرکے اس امام کی منت سماجت کریں تاکہ وہ برضا ورغبت اس مصلے کو چھوڑ دے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آرہی کہ جب جماعت نے ان کی جگہ پرایک امام مقرر کردیا توپھر وہ زبردستی کیو نکر مصلے پر آجاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ سماجی طور پر اثر ورسوخ والا ہے یااس کی پشت پر کچھ اثر ورسوخ رکھنے والے ہیں یا دیہاتی ماحول کی وجہ سے کوئی مجبوری حائل ہے۔ بہر حال ہمارے نزدیک ایسے حالات میں نماز ہوجاتی ہے لیکن اس پر دوام اوراستمرار صحیح نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:146